REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹م

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم یکشنبہ

۱۲ جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۸/۱۳ ¦ ۱۳ فتح ۱۳۳۸ھ ش ¦ ۱۳ دسمبر ۱۹۵۹ء ¦ نمبر ۲۹۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۲ دسمبر بوقت پونے دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت بھی عام طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

”دیانتدار، خدا ترس اور عوام کے ہمدرد افراد کو منتخب کیجئے“

بنیادی جمہوریتوں کے نفاذ کی وجہ سے پاکستان کے ہر گاؤں میں جمہوریت قائم ہو جائیگی (وزیر تعلیم)

کراچی ۱۲ دسمبر۔ مسٹر حبیب الرحمٰن وزیر تعلیم پاکستان نے کل اساتذہ کے ایک اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ بنیادی جمہوریتوں کے نفاذ کی وجہ سے پاکستان کے ہر گاؤں میں جمہوریت قائم ہو جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر گاؤں کی ترقی کے لئے قومی سطح پر کوشش شروع ہو جائے گی اور گاؤں کے لوگوں کی مرفہ الحالی کے لئے نئی نئی راہیں پیدا کی جائیں گی۔ آپ نے کہا عوام کو پچھلے انتخابات سے کافی تجربہ حاصل ہو چکا ہے۔ لہٰذا ظاہر ہے وہ بنیادی جمہوریتوں کے تحت ہونے والے انتخابات میں ایسے لوگوں کو کامیاب نہیں بنائیں گے جو دیانتدار خدا ترس اور ایماندار نہ ہوں یا جن کے بارے میں یہ ثابت ہو چکا ہو۔ کہ انہیں عوام کے دکھ درد سے کوئی سروکار نہیں۔

مسٹر حبیب الرحمٰن نے کہا پاکستان کی ۸۰ فیصدی آبادی کی گذر بسر دیہات میں ہے اور دیہات کی آبادی کا بہت بڑا حصہ ان پڑھ ہے ان لوگوں کو صرف بات چیت کے ذریعہ سمجھایا جا سکتا ہے کہ ان کے اپنے مفادات کا تقاضا کیا ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ اساتذہ اس سلسلہ میں دیہی عوام کی راہنمائی کریں گے۔ مسٹر حبیب الرحمٰن نے نامزدگی کے طریقے کی بھی وضاحت کی۔ آپ نے کہا حکومت کا ہرگز یہ مقصد نہیں کہ اپنے پٹھوؤں کو نامزد کرے۔ حکومت کی اپنی کوئی پارٹی نہیں۔ جسے حکومت نامزدگی کے طریقے کے ذریعے مستحکم کرنے کی خواہاں ہو۔ حکومت محض اس لئے بعض لوگوں کو نامزد کرنا چاہتی ہے کہ جن عناصر کو انتخابات میں کم نمائندگی ملی ہو یا نمائندگی نہ ملی ہو۔ ان کے مفادات کی حفاظت کی جائے۔ ایسے عناصر میں عورتیں، اقلیتیں اور تجارت پیشہ لوگ بھی شامل ہو سکتے ہیں

آپ نے کہا صدر محمد ایوب خاں نے ایک مفید راستہ دکھا دیا ہے۔ اب یہ ہمارا اپنا فرض ہے کہ ہم اس راستے پر چلکر اپنی مشکلات خود رفع کرنے کی کوشش کریں۔ دوسرے ممالک ہمارے اس تجربے کی کامیابی کا انتظار کر رہے ہیں۔ وزیر تعلیم نے کہا بنیادی جمہوریتوں کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ لوگ مل جل کر بہبود کے منصوبے بنائیں گے۔ اور ان کی تکمیل میں بھی ایک دوسرے کا ہاتھ بٹائیں گے۔ وہ کھیتی باڑی کے لئے نئے طریقے رائج کرینگے اور نئے پرائمری سکول کھولیں گے۔ آپ نے کہا حکومت یہ چاہتی ہے کہ دس سال کے عرصہ میں ملک میں پرائمری تعلیم لازمی کر دی جائے۔

غیر جانبداری بے معنی ہے

حیدر آباد ۱۲ دسمبر۔ مسٹر راج گوپال اچاری کی سوتنتر پارٹی کی جنرل کونسل نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ جن حالات میں ہماری علاقائی سالمیت کی خلاف ورزی کی گئی ہے اور ہمارے علاقہ پر قبضہ کر لیا گیا ہے غیر جانبداری کا تصور بالکل بے معنے ہو کر رہ جاتا ہے۔ جنرل کونسل نے پاکستان کی طرف سے مشترکہ دفاع کی پیشکش کو سنجیدہ غور و خوض کا مستحق قرار دیا۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

کی صحت

ربوہ ۱۲ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کل نسبتاً بہتر رہی۔ احباب جماعت و صحابہ کرام کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست ہے۔

خاکسار (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

انجیل کا سات صد سالہ مسودہ

لنڈن ۱۲ دسمبر۔ قیامت کے بارے میں انجیل کی پیشگوئیوں کا ایک سات صد سالہ مسودہ ساد بھی کے نیلام گھر میں ۶۵۰۰۰ پونڈ میں فروخت ہوا۔ اس مسودے کے ۱۰۰ مربع انچوں میں ۸۲ رنگین اور ننھی ننھی تصویریں شامل ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ مسودہ سینٹ البنز ہرٹفورڈ شائر کے ایک فنکار کا شاہکار ہے اسے مسٹر ایچ۔ پی کراؤس نے خریدا ہے۔ جو نیویارک کا ایک ڈیلر ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۵۹ء

جنگ کے متعلق اسلامی تعلیم

جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ میں فرمایا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کے افراد میں بھی باہمی محبت کا وہ بلند معیار قائم کیا ہے جس کے باوجود قلیل ہونے کے وہ بڑے بڑے کارنامے سرانجام دینے کے قابل ہوئی ہے۔ چنانچہ اپنے اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ نے کئی ایک احمدیوں کی مثالیں پیش کی ہیں کہ کس طرح ان میں اپنے امام اور باہمی محبت کا یہ معیار موجود ہو گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

"حقیقت یہ ہے کہ جب کسی قوم میں یہ خوبی پیدا ہو جائے کہ اس کے افراد ایک دوسرے کے لئے اپنی اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہوں اور انہیں اپنے حق و سے اپنے بھائیوں کا مفاد زیادہ عزیز ہو تو اس کا مقابلہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا وہ تھوڑے ہوتے ہوئے بھی دوسروں پر غالب آ جاتے ہیں اور کمزور ہوتے ہوئے بھی بڑے بڑے طاقتوروں کو بھگا دیتے ہیں۔۔۔۔۔

قادیان میں ایک دفعہ سکھوں نے حملہ کیا جن کے مقابلہ کیلئے مدرسہ احمدیہ کے لڑکے پہونچ گئے۔ میر محمد اسحق صاحبؓ جو اس وقت مدرسہ احمدیہ کے افسر تھے وہ بھی وہاں جا پہنچے میں نے حکم دے دیا تھا کہ کوئی احمدی ان سے نہ لڑے مگر سکھوں نے حملہ کر دیا۔ اس پر لڑکے آخر لڑکے ہی ہوتے ہیں۔ انہوں نے بھی ان کا مقابلہ شروع کر دیا اور تھوڑی دیر کے بعد ہی سکھوں نے بھاگنا شروع کر دیا۔ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب سنایا کرتے تھے کہ ایک سکھ جو لمبے قد کا تھا اور مجھ سے بھی ایک فٹ اونچا تھا اور جو خود ایک فوجی خاندان میں سے تھا اور اس کا باپ اور بھائی بھی فوج میں ملازم تھے ڈر کے مارے بھاگتا چلا آ رہا تھا اور اس کے پیچھے مدرسہ احمدیہ کا ایک چھوٹا لڑکا تھا جس نے اپنے ہاتھ میں صرف ایک کانا پکڑا ہوا تھا۔ میرے قریب پہنچ کر وہ سکھ بڑی لجاجت سے مجھے کہنے لگا کہ مولوی صاحب میری اس لڑکے سے جان بچائیے مجھے اس وقت حیرت ہوئی کہ یہ لڑکا اس کی ٹانگ سے بھی چھوٹا ہے اور اس نے ہاتھ میں صرف ایک کانا پکڑا ہوا ہے مگر یہ اتنا ڈر رہا ہے۔ گویا اس کے حواس بھی بجا نہیں اور سمجھتا ہے کہ میری جان خطرہ میں ہے۔ بہرحال میں نے اس لڑکے کو روک دیا کہ جانے دو۔ تو جب ایمان پیدا ہوتا ہے تو ساتھ ہی دلیری بھی پیدا ہو جاتی ہے"۔

یہاں یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ مطلب ہے کہ جو دلیری اور بہادری کی روح ایمان سے پیدا ہو جاتی ہے اس سے ہر جائز و ناجائز کام لیا جا سکتا ہے یہ درست نہیں ہے بلکہ ایمان اسی وقت مفید ہوتا ہے۔ جب اس سے جائز کام لیا جائے اور ایسی دلیری کو جا و بے جا طور پر استعمال نہ کیا جائے۔ یہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت لطیف نکتہ بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"مگر ایمان کو ہمیشہ جائز طور پر استعمال کرنا چاہیئے ناجائز طور پر نہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہابیل اور قابیل کا قصہ بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ جب ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو مارنا چاہا تو اس نے کہا تو بے شک مارے میں تجھے مارنے کے لئے اپنے ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا لوگوں نے اس آیت سے یہ غلط استدلال کیا ہے کہ اگر کوئی مارنا چاہے تو انسان اسے نہ مارے۔ حالانکہ اصل معنے اس کے یہ ہیں کہ میں اس طرح ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا کہ اس کے نتیجہ میں تو مر جائے یعنی میری اصل کوشش یہی ہو گی کہ تیرا حملہ دور ہو جائے گویا مومن ایسے حالات میں بھی جب کہ اس کی جان خطرے میں ہو صرف اتنا ہی چاہتا ہے کہ شر دور کر دے یہ نہیں چاہتا کہ دوسرے کو کوئی ناجائز تکلیف پہنچے"۔

یہ نکتہ ہے جس سے اسلام کی حقیقی تعلیم واضح ہوتی ہے۔ اسلام ایک اعتدال کا دین ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ حالات کے مطابق انسان کی صحیح راہنمائی کرتا ہے وہ یہ نہیں کہتا کہ ہر حالت میں تم دوسروں کی زیادتی کو برداشت کرو اور نہ وہ یہ کہتا ہے کہ ہر حالت میں تم دوسروں کی زیادتی کا زیادتی سے جواب دو بلکہ وہ یہ کہتا ہے کہ جہاں زیادتی کا جواب خاموشی سے دینے سے اصلاح ہوتی ہو تو اسکو اختیار کرو اور جہاں زیادتی کا جواب ترکی بہ ترکی دینے سے اصلاح ہوتی ہو وہاں ترکی بہ ترکی جواب دو۔

بہت سے بد لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان کی زیادتی کو برداشت کیا جائے تو وہ اور بھی زیادتی پر دلیر ہو جاتے ہیں ایسے لوگوں کا علاج یہی ہے کہ ان کی زیادتی کے ہتھیار کو کند کر دیا جائے اور ان کو سبق سکھایا جائے کہ دوسروں پر زیادتی کرنا ٹھیک نہیں ہے اگر ایسا نہ کیا جائے تو ایسے لوگ بڑھتے بڑھتے معاشرہ کے لئے سخت خطرناک ہو جاتے ہیں ایک حد تک ایسے لوگوں کو بھی ڈھیل دینا چاہیے۔ چنانچہ اہل مکہ نے جو زیادتیاں مسلمانوں پر کیں شروع شروع میں ان سے اغماض کیا گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں جو سعید روحیں تھیں وہ متاثر ہوئیں اور ایمان لے آئیں۔ لیکن جب پیچھے صرف ایسے لوگ رہ گئے جن کے لئے قرآن کریم "ختم اللہ علی قلوبہم" کے الفاظ وارد ہوئے ہیں اور جنہوں نے باوجود عہد کے مسلمانوں پر حملے کرنے سے گریز نہ کیا اور یہ خدشہ پیدا ہو گیا کہ اگر اب بھی ان کا ہاتھ نہ روکا گیا۔ تو سچائی دنیا سے مٹ جائے گی۔ تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو میدان جنگ میں اترنے کی اجازت اور جیسا کہ وعدہ فرمایا تھا ان کو مسلمانوں ہی کے ہاتھ سے سخت سزا دی۔ ایسے لوگوں کے لئے ایسے حالات میں مقابلہ کے لئے اسلام نہیں روکتا۔ البتہ بعض حالات میں اور بعض سعید طبع لوگوں کی صورت میں زیادتی کا جواب معافی بہترین جواب ثابت ہوتی ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ اہل مکہ کی سختیاں برداشت کرنے کا یہ فائدہ ہوا کہ ان میں تمام سعید روحیں اس سلوک سے متاثر ہوئیں اور ایمان لے آئیں چنانچہ خود آنحضرت صلعم کا واقعہ ہے کہ جب ابوجہل نے آپ کو ناحق ایذا پہنچائی اور آپ خاموش رہے تو آپ کے چچا امیر حمزہ رضی کی لونڈی نے یہ واقعہ جب امیر حمزہ رض کو سنایا تو آپ بے اختیار ہو گئے اور اسی حالت میں کعبہ کے مقام پر پہونچ کر ابوجہل کے سر پر کمان ماری اور اقرار کیا کہ میں بھی مسلمان ہو گیا ہوں۔ یہ نتیجہ تھا آنحضرت صلعم کے صبر کا جس سے نہ صرف ایک لونڈی متاثر ہوئی بلکہ مکہ کا ایک بہادر ترین انسان بھی اتنا متاثر ہوا کہ اس نے اپنے آبائی دین کو ترک دیا۔ حضرت عمر رض کے ایمان لانے کا واقعہ بھی اسی حقیقت کو واضح کرتا ہے اگر آپ کا بہنوئی اور آپ کی ہمشیرہ اس وقت صبر و محبت کا عدیم النظیر نمونہ پیش نہ کرتے تو شاید حضرت عمر رض جیسا مستقل مزاج انسان اپنے آبائی دین کو ترک کر کے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی قلیل التعداد و ناقابل ذکر فوج میں شامل نہ ہو سکتے

الغرض اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ حتی الوسع لڑائی جھگڑے سے اجتناب کیا جائے اور کسی انسان کو اپنی طرف سے نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کی جائے بلکہ اس کی تعلیم یہ ہے سنگدل سے سنگدل انسان کو بھی ڈھیل دی جائے اور اصلاح کا موقع دیا جائے لیکن وہ یہ نہیں سکھاتی کہ جب پانی سر سے گذر جائے اور ہر طرح کا موقع دینے سے بھی مخالف حملہ کرنے سے باز نہ آئے تو پھر بھی اپنے ہاتھ پاؤں نہ ہلائے جائیں اور بدی کو نہ روکا جائے

اسلام نے جنگ کے جو اصول دنیا کے سامنے رکھے ہیں ابھی تک مہذب سے مہذب قوم بھی ان کی گرد کو نہیں پا سکی یہاں ہم دیباچہ تفسیر القرآن از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ میں سے ایک مختصر اقتباس درج کرتے ہیں۔ جس سے جنگ کے متعلق اسلامی موقف پر روشنی پڑتی ہے آپ فرماتے ہیں:-

"اسلام وہ تعلیم پیش کرتا ہے جو فطرت کے عین مطابق ہے اور جو امن اور صلح کے قیام کے لئے ایک ہی ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تو کسی پر حملہ نہ کر۔ لیکن اگر کوئی شخص تجھ پر حملہ کرے اور اس کا مقابلہ نہ کرنا فتنہ کے بڑھانے کا موجب نظر آئے اور راستی اور امن اس سے مٹتا ہو تو اس کے حملہ کا جواب دے یہی وہ تعلیم ہے۔ جس سے دنیا میں امن اور صلح قائم ہو سکتی ہے۔ اس تعلیم پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمل کیا آپ مکہ میں برابر تکلیفیں اٹھاتے رہے لیکن آپ نے لڑائی کی طرح نہ ڈالی۔ جب مدینہ میں آپ ہجرت کر کے تشریف لے گئے اور دشمن نے وہاں بھی آپ کا پیچھا کیا۔ تب خدا تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ چونکہ دشمن جارحانہ کارروائی کر رہا ہے۔ اور اسلام کو مٹانا چاہتا ہے۔ اس لئے راستی اور صداقت کے قیام کے لئے آپ اس کا مقابلہ کریں"۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۱۸۱)

یہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ میں اس عظیم تعلیم کا خلاصہ ہے جو قرآن کریم نے جنگ کے متعلق دی ہے یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ کوئی خیالی باتیں یا خیالی اصول نہیں ہیں بلکہ (باقی صفحہ [illegible] پر)

جنگ کے متعلق اسلام کی زرّیں تعلیم

رقم فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

اسلام نہ تو موسےٰؑ کی طرح کہتا ہے کہ تُو جارحانہ طور پر کسی ملک میں گھس جا اور اس قوم کو تہ تیغ کردے اور نہ وہ اس زمانہ کی بگڑی ہوئی مسیحیت کی طرح ببانگ بلند یہ کہتا ہے کہ "اگر کوئی تیرے ایک گال پر تھپڑ مارے تو تُو اپنا دوسرا گال بھی اس کی طرف پھیر دے" مگر اپنے ساتھیوں کے کان میں یہ کہنا چاہتا ہے کہ تم اپنے کپڑے بیچکر بھی تلواریں خرید لو۔ بلکہ اسلام وہ تعلیم پیش کرتا ہے جو فطرت کے عین مطابق ہے اور جو امن اور صلح کے قیام کے لئے ایک ہی ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ تُو کسی پر حملہ نہ کر۔ لیکن اگر کوئی شخص تجھ پر حملہ کرے اور اس کا مقابلہ نہ کرنا فتنہ کے بڑھانے کا موجب نظر آئے اور راستی اور امن اس سے ہٹتا ہو تب تُو اس کے حملہ کا جواب دے۔ یہی وہ تعلیم ہے جس سے دنیا میں امن اور صلح قائم ہو سکتی ہے۔ اس تعلیم پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمل کیا۔ آپ مکہ میں برابر تکلیفیں اٹھاتے رہے۔ لیکن آپ نے لڑائی کی طرح نہ ڈالی۔ جب مدینہ میں آپ ہجرت کر کے تشریف لے گئے اور دشمن نے وہاں بھی آپ کا پیچھا کیا۔ تب خدا تعالےٰ نے آپکو حکم دیا کہ چونکہ دشمن جارحانہ کارروائی کر رہا ہے۔ اور اسلام کا مٹانا چاہتا ہے اس لئے راستی اور صداقت کے قیام کے لئے آپ اس کا مقابلہ کریں۔ قرآن کریم میں جو متفرق احکام اس بارہ میں آئے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اُذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا ۔ وان اللہ علیٰ نصرھم لقدیر۔ الذین اخرجوا من دیارھم بغیر حق الّا ان یقولوا ربنا اللہ ۔ ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لھدّمت صوامع وبیع وصلوات ومسٰجد یذکر فیھا اسم اللہ کثیرًا ولینصرنّ اللہ من ینصرہ ان اللہ لقوی عزیز۔ الذین ان مکنّٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکٰوۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور (سورہ حج ع ۶)

یعنے اس لئے کہ ان (مسلمانوں) پر ظلم کیا گیا۔ اور ان مسلمانوں کو جن سے دشمن نے لڑائی شروع کر رکھی ہے آج جنگ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اور اللہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے۔ ہاں ان مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دی جاتی ہے۔ جن کو ان کے گھروں سے بغیر کسی جرم کے نکال دیا گیا۔ اُن کا صرف اتنا ہی جرم تھا۔ (اگر یہ کوئی جرم ہے) کہ وہ یہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا رب ہے۔ اور اگر اللہ تعالےٰ بعض ظالم لوگوں کو دوسرے عادل لوگوں کے ذریعہ سے ظلم سے نہ روکتا رہے تو گرجے اور مناسٹریاں اور عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں خدا تعالےٰ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے ظالموں کے ہاتھ سے تباہ ہو جائیں (پس دنیا میں آزادی قائم رکھنے کے لئے اللہ تعالےٰ مظلوموں کو اور ایسی قوموں کو جن کے خلاف دشمن پہلے جنگ کا اعلان کر دیتا ہے جنگ کی اجازت دیتا ہے) اور یقیناً اللہ تعالےٰ ان کی مدد کرتا ہے جو خدا تعالےٰ کے دین کی مدد کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ یقیناً بڑی طاقت والا اور غالب ہے۔ ہاں اللہ تعالےٰ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو اگر دنیا میں طاقت پکڑ جائیں تو خدا تعالےٰ کی عبادتوں کو قائم کریں گے اور غریبوں کی خبر گیری کرینگے اور نیک اور اعلیٰ اخلاق کی دنیا کو تعلیم دینگے اور بری باتوں سے دنیا کو روکیں گے۔ اور ہر جھگڑے کا انجام وہی ہوتا ہے جو خدا چاہتا ہے۔

ان آیات میں جو مسلمانوں کو جنگ کی اجازت دینے کے لئے نازل ہوئی ہیں بتایا گیا ہے کہ جنگ کی اجازت اسلامی تعلیم کی رو سے ایسی صورت میں ہوتی ہے۔ جب کوئی قوم دیر تک کسی دوسری قوم کے ظلموں کا تختہ مشق بنی رہے۔ اور ظالم قوم بلاوجہ اس کے خلاف جنگ کا اعلان کر دے۔ اور اس کے دین میں دخل اندازی کرے۔ اور یہ کہ ایسی مظلوم قوم کا فرض ہوتا ہے۔ کہ جب اسے طاقت ملے تو وہ مذہبی آزادی دے۔ اور اس بات کو ہمیشہ مدّنظر رکھے کہ خدا تعالےٰ اس کو غلبہ بخشے تو وہ تمام مذاہب کی حفاظت کرے اور ان مقدس جگہوں کے ادب اور احترام کا خیال رکھے۔ اور اس غلبہ کو اپنی طاقت اور اپنی شوکت کا ذریعہ نہ بنائے۔ بلکہ غریبوں کی خبر گیری ملک کی حالت کی درستی اور فساد اور شرارت کے مٹانے میں اپنی قوتیں صرف کرے۔ یہ کیسی مختصر اور جامع تعلیم ہے۔ اس میں یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو جنگ کرنے کی اجازت کیوں دی گئی ہے۔ اور یہ کہ اگر اب وہ جنگ کریں گے تو وہ مجبوری کی وجہ سے ہوگی۔ ورنہ جارحانہ جنگ اسلام میں منع ہے۔ اور پھر کس طرح شروع میں ہی یہ کہہ دیا گیا تھا کہ مسلمانوں کو غلبہ ضرور ملے گا مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کو اپنے غلبہ کے ایام میں بجائے حکومت سے اپنی جیبیں بھرنے کے اور اپنی حالت سدھارنے کے غربا کی خبر گیری اور امن کے قیام اور فساد کے دُور کرنے اور قوم و ملک کو ترقی دینے کی کوشش کرنے کو اپنا مقصد بنانا چاہیئے۔

(۲) پھر فرماتا ہے۔

وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحبّ المعتدین ۔ واقتلوھم حیث ثقفتموھم واخرجوھم من حیث اخرجوکم والفتنۃ اشدّ من القتل ولا تقاتلوھم عند المسجد الحرام حتّٰی یقاتلوکم فیہ ۔ فان قاتلوکم فاقتلوھم کذالک جزآء الکٰفرین۔ فان انتھوا فان اللہ غفور رحیم۔ وقاتلوھم حتّٰی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ فان انتھوا فلا عدوان الّا علی الظالمین (بقرہ ع ۲۴)

یعنے ان لوگوں سے جو تم سے جنگ کرتے ہیں۔ تم بھی محض اللہ کی خاطر جس میں تمہارے اپنے نفس کا غصہ اور نفس کی ملونی شامل نہ ہو جنگ کرو۔ اور یاد رکھو کہ جنگ میں بھی کوئی ظالمانہ فعل اختیار مت کرنا۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ ظالموں کو ہر حال ناپسند کرتا ہے اور جہاں کہیں بھی تمہاری ان کی جنگ کے ذریعہ سے مٹھ بھیڑ ہو جائے وہاں تم ان سے جنگ کرو۔ اور یونہی اگے دکا ملنے والے پر حملہ مت کرو۔ اور چونکہ انہوں نے تمہیں لڑائی کے لئے نکلنے پر مجبور کیا ہے۔ تم بھی انہیں ان کے جواب میں لڑائی کا چیلنج دو۔ اور یاد رکھو کہ قتل اور لڑائی کی نسبت دین کی وجہ سے کسی کو دُکھ میں ڈالنا زیادہ خطرناک گناہ ہے۔ پس تم ایسا طریق مت اختیار کرو۔ کیونکہ یہ بے دین لوگوں کا کام ہے۔ اور چاہیئے کہ تم مسجد حرام کے پاس ان سے اس وقت تک جنگ نہ کرو۔ جب تک کہ وہ جنگ کی ابتدا نہ کریں۔ کیونکہ اس سے حج اور عمرہ کے راستہ میں روک پیدا ہوتی ہے۔ ہاں اگر وہ خود ایسی جنگ کی ابتدا کریں۔ تو پھر تم مجبور ہو اور تمہیں جواب دینے کی اجازت ہے جو لوگ عقل اور انصاف کے کام کو ترک کر دیتے ہیں۔ ان کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اگر انہیں ہوش آجائے اور وہ اس بات سے رک جائیں تو اللہ تعالےٰ بہت بخشنے والا اور مہربان ہے اس لئے تم کو بھی چاہیئے کہ ایسی صورت میں اپنے ہاتھوں کو روک لو اور اس خیال سے کہ یہ حملہ میں ابتدا کر چکے ہیں جوابی حملہ نہ کرو۔ اور چونکہ وہ لڑائی شروع کر چکے ہیں۔ تم بھی اس وقت تک لڑائی کو جاری رکھو جب تک کہ دین میں دخل اندازی کرنے کے طریق کو وہ نہ چھوڑیں اور وہ تسلیم نہ کر لیں کہ دین کا معاملہ صرف اللہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اور اس میں جبر کرنا کسی انسان کے لئے جائز نہیں۔ اگر وہ یہ طریق اختیار کر لیں اور دین میں دخل اندازی سے باز آجائیں تو فوراً لڑائی بند کر دو کیونکہ سزا صرف ظالموں کو پہنچتی ہے اور اگر وہ اس قسم کے ظلم سے باز آجائیں۔ تو پھر ان سے لڑائی کرنا جائز نہیں ہو سکتا۔

ان آیات میں بتایا گیا ہے کہ اوّل لڑائی صرف اللہ تعالےٰ کے لئے ہونی چاہیئے۔ یعنی ذاتی لالچوں ذاتی حرصوں۔ ملک کے فتح کرنے کی نیت یا اپنے رسوخ کو بڑھانے کی نیت سے لڑائی نہیں ہونی چاہیئے۔

دوم۔ لڑائی صرف اسی سے جائز ہے جو پہلے حملہ کرتا ہے۔

سوم۔ انہی سے تم کو جنگ کرنی جائز ہے جو تم سے لڑتے ہیں یعنے جو لوگ باقاعدہ سپاہی نہیں اور لڑائی میں عملاً حصہ نہیں لیتے ان کو مارنا یا ان سے لڑائی کرنا جائز نہیں۔

چہارم۔ باوجود دشمن کے حملہ میں ابتدا کرنے کے لڑائی کو اسی حد تک محدود رکھنا چاہیئے جس حد تک دشمن نے محدود رکھا ہے۔ اور اسے وسیع کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ نہ علاقہ کے لحاظ سے اور نہ ذرائع جنگ کے لحاظ سے۔

پنجم۔ جنگ صرف جنگی فوج کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ یہ نہیں کہ دشمن قوم کے اکے دکے افراد کے ساتھ مقابلہ کیا جائے۔

ششم۔ جنگ میں اس امر کو مدنظر رکھنا چاہیئے کہ مذہبی عبادتوں اور مذہبی فرائض کی ادائیگی میں روکیں پیدا نہ ہوں۔ اگر دشمن کسی ایسی جگہ پر جنگ کی طرح نہ ڈالے جہاں جنگ کرنے سے

جماعت احمدیہ کا اڑسٹھواں جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی منظور فرمائی ہے۔ اب جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کی بجائے مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء (بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار) کو ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شامل ہوں

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

اس کی مذہبی عبادتوں میں رخنہ پڑتا ہو تو مسلمانوں کو بھی اس جگہ جنگ نہیں کرنی چاہیئے۔ ہفتم اگر دشمن خود مذہبی عبادت گاہوں کو لڑائی کا ذریعہ بنائے تو پھر مجبوری ہے ورنہ تم کو ایسا نہ کرنا چاہیئے اس آیت میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ عبادت گاہوں کے ارد گرد بھی لڑائی نہیں ہونی چاہیئے۔ کجا یہ کہ عبادت گاہوں پر حملہ کیا جائے یا ان کو مسمار کیا جائے یا ان کو توڑا جائے۔ ہاں اگر دشمن خود عبادت گاہوں کو لڑائی کا قلعہ بنا لے تو پھر ان کے نقصان کی ذمہ واری اس پر ہے۔ اس نقصان کی ذمہ واری مسلمانوں پر نہیں۔ ہشتم: اگر دشمن مذہبی مقاموں میں لڑائی شروع کرنے کے بعد اس کے خطرناک نتائج کو سمجھ جائے اور مذہبی مقام سے نکل کر دوسری جگہ کو میدان جنگ بنا لے تو مسلمانوں کو اس بہانہ سے ان کے مذہبی مقاموں کو نقصان نہیں پہنچانا چاہیئے کہ اس جگہ پر پہلے ان کے دشمنوں نے لڑائی شروع کی تھی بلکہ فوراً ان مقامات کے ادب اور احترام کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے حملہ کا رُخ بھی بدل دینا چاہیئے۔ نہم لڑائی اس وقت تک جاری رکھنی چاہیئے جب تک کہ مذہبی دست اندازی ختم ہو جائے اور دین کے معاملہ کو صرف ضمیر کا معاملہ قرار دیا جائے سیاسی معاملوں کی طرح اس میں دخل اندازی نہ کی جائے۔ اگر دشمن اس بات کا اعلان کر دے اور اس پر عمل کرنا شروع کر دے تو خواہ وہ حملہ میں ابتداء کر چکا ہو اس کے ساتھ لڑائی نہیں کرنی چاہیئے۔

(۳) فرماتا ہے قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا قَدْ سَلَفَ ۚ وَاِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَوْلٰىكُمْ ۭ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ (انفال ع ۵)

یعنی اے محمد رسول اللہ! دشمن نے جنگیں شروع کیں اور تمہیں خدا تعالیٰ کے حکم سے ان کا جواب دینا پڑا۔ مگر تو ان میں اعلان کر دے کہ اگر اب بھی وہ لڑائی سے باز آ جائیں تو جو کچھ وہ پہلے کر چکے ہیں انہیں معاف کر دیا جائے گا۔ لیکن اگر وہ لڑائی سے باز نہ آئیں اور بار بار حملے کریں تو پہلے انبیاء کے دشمنوں کے انجام ان کے سامنے ہیں۔ انجام ان کا بھی وہی ہوگا۔ اور اے مسلمانو! تم اس وقت تک جنگ کو جاری رکھو کہ مذہب کی خاطر دکھ دینا مٹ جائے۔

اور دین کو کلی طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے اور دین کے معاملہ میں دخل اندازی کرنا لوگ چھوڑ دیں۔ پھر اگر یہ لوگ ان باتوں سے باز آ جائیں تو محض اس وجہ سے ان سے جنگ نہ کرو کہ وہ ایک غلط دین کے پیرو ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے عمل کو جانتا ہے۔ وہ خود جیسا چاہے گا ان سے معاملہ کرے گا۔ تمہیں ان کے غلط دین کی وجہ سے ان کے کاموں میں دخل دینے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ ہمارے اس صلح کے اعلان کے بعد بھی جو لوگ جنگ سے باز نہ آئیں اور لڑائی جاری رکھیں تو خوب سمجھ لو کہ باوجود اس کے کہ تم تھوڑے ہو تم ہی جیتو گے کیونکہ اللہ تمہارا ساتھی ہے اور خدا تعالیٰ سے بہتر ساتھی اور بہتر مددگار اور کون ہو سکتا ہے

یہ آیات قرآن مجید میں جنگ بدر کے ذکر کے بعد آتی ہیں جو کفار عرب اور مسلمانوں کے درمیان سب سے پہلی باقاعدہ جنگ تھی باوجود اس کے کہ کفار عرب نے بلا وجہ مسلمانوں پر حملہ کیا اور مدینہ کے ارد گرد فساد مچایا اور باوجود اس کے کہ مسلمان کامیاب ہوئے اور دشمن کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ قرآن کریم نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہی اعلان کروایا ہے کہ اگر اب بھی تم لوگ باز آ جاؤ تو ہم لڑائی کو جاری نہیں رکھیں گے۔ ہم تو صرف اتنا چاہتے ہیں کہ جبراً مذہب نہ بدلوائے جائیں اور دین کے معاملہ میں دخل نہ دیا جائے

(۴) فرماتا ہے: وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ ۭ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (انفال ع ۸)

یعنی اگر کسی وقت بھی کفار صلح کی طرف جھکیں تو تُو فوراً ان کی بات مان لیجیو اور صلح کر لیجیو۔ اور یہ وہم مت کیجیو کہ شاید وہ دھوکہ کر رہے ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل رکھیو۔ خدا تعالیٰ دعاؤں کو سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے اور اگر تیرا یہ خیال صحیح ہو کہ وہ دھوکہ کرنا چاہتے ہیں اور وہ درحقیقت تجھے دھوکہ دینے کا ارادہ بھی رکھتے ہوں تو بھی یاد رکھ کہ ان کے دھوکہ دینے سے بنتا کیا ہے۔ تجھے تو صرف اللہ کی مدد سے ہی کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں اس کی مدد تیرے لئے کافی ہے۔ گذشتہ زمانہ میں وہ اپنی براہ راست مدد کے ذریعہ سے اور مومنوں کی مدد کے ذریعہ تیرا ساتھ دیتا رہا ہے اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جب دشمن صلح کرنے پر آمادہ ہو تو مسلمانوں کو بہرحال

۴ - اس سے صلح کر لینی چاہیئے۔ اگر صلح کے اصول کو وہ ظاہر میں تسلیم کرتا ہو تو صرف اس بہانہ سے صلح کو رد نہیں کرنا چاہیئے کہ شاید دشمن کی نیت بد ہو اور بعد میں طاقت پکڑ کے دوبارہ حملہ کرنا چاہتا ہو۔

ان آیتوں میں درحقیقت صلح حدیبیہ کی پیشگوئی کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب دشمن صلح کرنا چاہے گا اس وقت تم اس عذر سے کہ دشمن نے زیادتی کی ہے یا یہ کہ وہ بعد میں اس معاہدہ کو توڑ دینا چاہتا ہے صلح سے انکار نہ کرنا کیونکہ نیکی کا تقاضہ بھی یہی ہے اور تمہارا فائدہ بھی اسی میں ہے کہ تم صلح کی پیشکش کو تسلیم کر لو۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ ۱۸۱ تا ۱۸۴)

سکھ دوستوں کو دعوت اسلام (بقیہ صفحہ ۵)

یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ گورو جی کے نزدیک سچا مسلمان قابل احترام ہے اسکے برعکس جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا پیغمبر نہیں مانتے ان کے بارے میں گورو گرنتھ صاحب میں واضح الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ اس دنیا میں بھٹکتے ہی رہیں گے اور مرنے کے بعد ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔ جیسا کہ مرقوم ہے۔

اٹھے پیر بھجوندا پھیرے
کھاوں سند سے سول
دوزخ پوندا کیوں رہے
جاں چیت نہ ہوئے رسول

(وارگوڑی شلوک محلہ ۵)

پس گورو گرنتھ صاحب کے مندرجہ بالا قول کے مطابق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے نتیجہ میں ہی انسان دین و دنیا میں سرخرو ہو سکتا ہے اور جو لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں آئیں گے وہی نجات حاصل کریں گے چنانچہ اسبارہ میں گورو نانک جی کا یہ ارشاد ہے

سیئی چھوٹے نانکا حضرت جنہاں پناہ

(ولایت والی جنم ساکھی صفحہ ۲۵)

یعنی جو لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں جائیں گے وہی نجات حاصل کر سکیں گے۔

ان باتوں کے پیش نظر گورو نانک جی نے تمام بنی نوع انسان کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور آپ کی تعریف کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

م محمد من توں
من کتاباں چار
من خدائے رسول نوں
سچا ای دربار

(جنم ساکھی ولایت والی صفحہ ۲۴۶) ۶

۶؎ ص صلاحت محمد شاہ
سکھ ہی آکھو نت
خاصہ بندہ سجیا
سر مترال دہ ست

(جنم ساکھی ولایت والی صفحہ ۲۴۱)

یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ۔ بغیر خدا تعالیٰ اور اسکے رسول پر ایمان لائے انسان سرخرو نہیں ہو سکتا۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمیشہ تعریف کرتے رہو آپ خدا تعالیٰ کے خاص بندے تھے اور جس قدر بھی اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے گزرے ہیں ان سب کے آپ سردار تھے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے معزز سکھ بھائی ہمارے اس محبت بھرے تحفہ کو قبول فرمائیں گے اور اس تحفہ کو قبول کرنا اپنی دین و دنیا سنوارنے کا موجب سمجھیں گے۔

سکھ دوستوں کو دعوت اسلام

از مکرم گیانی عباد اللہ صاحب

اس سال وسط نومبر میں ہندوستان سے ۱۲۰۰ سو سکھوں کا ایک قافلہ حضرت گورونانک صاحب کا جنم دن منانے کے لئے ننکانہ صاحب (پاکستان) آیا تھا۔ اس موقعہ پر پاکستان آنے والے سکھ صاحبان میں، ایک ٹریکٹ مہتمم صاحب نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ کی طرف سے اردو اور گورمکھی میں چھپوا کر تقسیم کیا گیا تھا۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(ادارہ)

پیارے بھائیو!

آپ ہمارے مقدس ملک پاکستان میں گورونانک جی کا گورپورب منانے کی غرض سے چند دن کے لئے بطور مہمان تشریف لائے ہیں۔ ہم آپ سب صاحبان کو صدق دل سے خوش آمدید کہتے ہیں اور گورونانک کے جنم دن کی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

بھائیو۔ دنیا کا یہ عام دستور ہے کہ جب کوئی شخص کسی کے ہاں بطور مہمان کے جاتا ہے تو اس کے میزبان خوشی خوشی اس کی خدمت کرتے ہیں اور اچھی سے اچھی چیز اس کی خدمت میں پیش کرنا مہمان نوازی کا ایک ضروری حصہ تصور کرتے ہیں ہم بھی اسی دستور کے پیش نظر اپنا سب سے اچھا تحفہ جو تمام بنی نوع انسان کی بغیر کسی تفریق کے دین و دنیا کو سنوارنے والا ہے آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور یہ تحفہ "اسلام" ہے۔

اسلام جب دنیا میں ظاہر ہوا تھا اس وقت بر و بحر میں ایک فساد برپا تھا۔ دنیا کی اکثریت اپنے خالق و مالک کو بالکل بھول چکی تھی اور ضلالت و گمراہی میں بھٹک رہی تھی۔ ایسے زمانہ میں پیغمبر اسلام حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور حضور نے تمام بنی نوع انسان کو گناہوں سے بچنے کا راستہ بتایا اور نیکی کو اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ایک مشہور سکھ بزرگ بھائی منی سنگھ جی نے اس بارہ میں فرمایا ہے کہ

"کلجگ میں بھرم کر کے سارا
جگت بھول گیا۔ تب مہاراج
نے اپنی شکست محمدؐ میں پائی از
اب دیس میں پیغمبر کے گھر
اتپت کیتا تب اور پیغمبر ہوا
بڈا . . . .
جال بیتے پنتھ کلجگ میں
ورت گئے تا محمدؐ پیغمبر کو اتپت
کیتا۔ نام کے جپاون واسطے
پاپ کے مٹاون واسطے۔ اپا سنا
کے ورڈھ کرنے واسطے۔ سو

اگیانیاں جیاں نے تس کا اپدیش
نہ منیا۔

(جنم ساکھی بھائی منی سنگھ جی
قلمی ورق ۳۴۰۔ چھاپہ پتھر صفحہ ۳۲)

بھائی منی سنگھ جی کے مندرجہ بالا قول سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جب پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تھے۔ تو تمام دنیا بھرموں (وہموں) میں پھنس کر خدا تعالے سے دور جا چکی تھی۔ ایسے زمانہ میں گناہوں کو مٹانے اور خدا کے نام کو جپانے کی غرض سے حضورؐ کی بعثت ہوئی تھی لیکن جاہل لوگوں نے آپ کی مقدس تعلیم سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا تھا اور اس کا انکار کر دیا۔

بھائی منی سنگھ جی کے اس بیان سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مبعوث ہو کر دنیا کو صراط مستقیم پر چلانے کے لئے ایک عالمگیر مذہب کی بنیاد رکھی جو اسلام کہلاتا ہے۔ اور یہ وہی اسلام ہے جس کے بارے میں بابا نانک جی نے جن کا آج آپ لوگ بڑی عقیدت سے گورپورب منا رہے ہیں یہ شہادت دی تھی کہ:۔

"تہاڈے پیغمبر نے مکے وچ تپ
کیتا سی۔ سو او تھوں اکاشش
بانی ہوئی جو کچھ اڈسنگ نا اوس
کہیا میرا ایسا پنتھ چلے جو سب
مذہب اوس وچ رل جاون تاں
اوہدی عرض قبول پئی"۔

(جنم ساکھی بھائی منی سنگھ جی
چھاپہ پتھر صفحہ ۵۲)

گورونانک جی نے اپنے مندرجہ بالا قول میں اسلام سے متعلق دو خاص اور اہم باتیں بیان کی ہیں۔

اوّل۔ یہ کہ یہ خدا تعالے کا مقبول مذہب ہے۔

دوم۔ یہ کہ اس میں تمام مذاہب شامل ہو سکتے ہیں۔ یعنی یہ ایک عالمگیر مذہب ہے گورونانک جی نے اسلام سے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے وہ حقیقت پر مبنی ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ اسلام اللہ تعالیٰ کا مقبول مذہب ہے اور وہ تمام دنیا کے بسنے والوں کو اپنے اندر شامل ہونے کی دعوت دیتا ہے اور تمام دنیا کے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ اس میں شامل ہو کر مقبول بارگاہِ الٰہی ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ عالمگیر مذہب ہے۔ اس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ کسی بھی دھرم کی صداقت کا انکار نہیں کرتا۔ اور یہ اعلان کرتا ہے کہ تمام دنیا کے مختلف ممالک اور مختلف اقوام میں وقتاً فوقتاً خدا تعالیٰ کے برگزیدہ لوگ دُنیا کی اصلاح، ہدایت اور راہ نمائی کے لئے خدا تعالے کی طرف سے بھیجے جاتے رہے ہیں۔ اس لئے وہ ان تمام لوگوں کا احترام کرتا اور ان پر ایمان لانا تمام نسل انسانی کا اوّلین فرض قرار دیتا ہے۔ جو دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے اور جن پر ایمان لانے سے کسی برگزیدہ پیغمبر اور رشی منی کا انکار نہ کرنا پڑتا ہو اسلام میں داخل ہوتے وقت یہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ وہ تمام مذاہب کے لوگوں اور نبیوں اور رسولوں پر صدق دل سے ایمان رکھے گا اور کسی ایک کا بھی انکار نہیں کرے گا۔ اس کے ساتھ ہی اسے یہ بھی اقرار کرنا پڑتا ہے کہ وہ تمام دھرموں کی مقدس کتب کو لوگوں کی اصلاح کے لئے اپنے اپنے زمانہ کا ایشوری گیان تسلیم کرے گا۔

آج اگر کوئی شخص عیسائی مذہب کو قبول کرنا چاہے تو اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور قرآن مجید کے الہامی ہونے سے انکار کرایا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر عیسائیت اسے اپنے اندر شامل ہی نہیں کر سکتی لیکن اس کے برعکس مسلمان بننے کے لئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اللہ تعالے کا رسول تسلیم کرنا ضروری ہے اور اس بات پر ایمان لانا بھی لازمی ہے کہ انجیل اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے دی گئی تھی۔ اسی طرح سری رام چندر جی، سری کرشن جی کو خدا تعالے کی طرف سے ماننا اسلام کے نزدیک ضروری ہے جماعت احمدیہ گورونانک جی کو بھی خدا کا مقدس ولی اور پیارا یقین کرتی ہے۔

الغرض گورونانک جی کے قول کے مطابق اسلام میں تمام مذاہب شامل ہیں اور مسلمان بننے کے لئے تمام دنیا کے مختلف مذاہب کی تمام صداقتوں پر ایمان لانا نہایت ضروری ہے۔ کسی بھی مذہب کی پیشکردہ صداقت کا انکار کرنے سے کوئی شخص خدا کا مقرب اور پیارا نہیں بن سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ گورونانک جی نے سچے مسلمان کی بے حد تعریف کی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

مسلمان کہاون مشکل
جاں ہوئے تاں مسلمان کہاوے
اوّل اول دین کر مٹھا
مشکلانا مال مساوے
ہوئے مسلم دین مہانے
مرن جیون کا بھرم چکاوے
رب کی رضا منے سر اوپر
کرتا منے آپ گواوے
تو نانک سرب جیاں مہرمت ہووے
تاں مسلمان کہاوے

(وار ماجھ شلوک محلہ ۱)

یعنی مسلمان کہلانا بہت کٹھن ہے۔ لیکن جہاں تک ہو سکے مسلمان کہلاؤ سب سے پہلے اولیاء اللہ کے دین کو میٹھا کر کے تسلیم کرو اور اپنی محنت کی کمائی خدا کی راہ میں لٹا دو۔ مسلمان دین کا ملاح ہے اور جنم مرن کے بھرم کو اٹھا دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی رضا میں راضی رہتا ہے اور خدا تعالے کو اپنا خالق تسلیم کر کے خودی اور خودداری کو مٹا دیتا ہے وہ خدا تعالے کی تمام مخلوق سے محبت بھرا برتاؤ کرتا ہے تو مسلمان کہلاتا ہے۔

ایک اور مقام پر گورونانک جی نے مسلمان کی تعریف میں یہ فرمایا ہے کہ

مسلماناں صفت شریعت
پڑھ پڑھ کریں وچار
بندے سے جے پویں وچ بندی
ویکھن کو دیدار

(وار آسا سلوک محلہ ۱)

جنم ساکھی بھائی بالا میں گورونانک جی کا یہ ارشاد درج ہے

مسلمان ساوے آپ
صدق صبوری کلمے آپ
کھڑی نہ چھیڑے پڑی نہ پائے
سو مسلمان بہشت کو جائے

(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۱)

گورونانک جی کے ان مندرجہ بالا مقدس خیالات کے پیش نظر گورو گرنتھ صاحب میں مسلمان سے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

مسلمان موم دل ہووے
انتر کی مل دل کے دھووے
دنیا رنگ نہ آوے نیڑے
جیوں کسم پاٹ گھیو پاک ہرا

گیانی گوردت سنگھ جی ان شبدوں کے ترجمہ میں فرماتے ہیں۔

دیا دنت من موم سمانا
جاں کو ہوئے سو مسلمانا
دھوئے کدورت دل تے ساری
دکھ دائی سکھ دے وساری
پاٹ پھول گھرت سم سدھار
رہے جگت میں ترل بدھا

(نانک پربودھ صفحہ ۲۰)

پس پیارے بھائیو گورونانک جی نے سچے اور کامل مسلمان کی جو تعریف بیان کی ہے۔ اس سے

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی عمارت کیلئے چندہ

لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کے موقعہ پر مجلس شوریٰ نے فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی عمارت کے لئے بیس ہزار چندہ جمع کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ جس کی اجازت ناظر صاحب بیت المال سے لے لی گئی ہے۔ جن لجنات کی نمائندگان اجتماع کے موقع پر حاضر تھیں۔ انہوں نے وعدہ جات لکھوا دیئے تھے۔ لیکن ابھی تک ان کی طرف سے کوئی چندہ نہیں آیا۔ تمام لجنات اس طرف فوری توجہ کریں۔ جنہوں نے ابھی تک وعدہ نہیں بھجوایا وہ اپنا وعدہ بھجوائیں۔ اور ساتھ ساتھ وصولی کا انتظام کریں۔ تاکہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ جلد از جلد سکول کی عمارت بنا سکے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلانات دار القضاء

بعض احباب لکھ رہے ہیں۔ کہ ان کے تنازعات کی سماعت ایام جلسہ سالانہ میں کی جائے۔ ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے۔ کہ اس موقعہ پر جن درخواستوں کی سماعت کی جا سکتی تھی۔ ان کے لئے تاریخیں مقرر کی جا چکی ہیں۔ اس لئے ایسی کسی درخواست پر اب غور نہیں ہو سکتا (بعین جلسہ کے ایام میں تو کسی مقدمہ کی سماعت کرنی ویسے ہی مشکل ہے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

۲۔ مینیجر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ نے درخواست دی ہے کہ اخبار الفضل کے سابق ایجنٹ قریشی مسعود احمد صاحب کراچی کے ذمہ مبلغ -/۱/۴۸۰۲ روپے کی رقم کافی عرصے سے چلی آرہی ہے۔ براہ راست وصولی کی کوشش کی کوئی امید نہیں۔ اس لئے یہ رقم مجھے دلائی جائے۔ چونکہ معمولی طریق سے قریشی صاحب موصوف سے جواب نہیں لیا جا رہا۔ اس لئے قریشی صاحب موصوف دس دن کے اندر اس کا جواب بھیج دیں۔ نیز اپنا مکمل ایڈریس جس پر ان سے خط و کتابت کی جا سکے۔ تحریر فرما دیں۔ اور اس کیس کی پیروی کے لئے بتاریخ ۱۰؍ جنوری ۱۹۶۰ء بوقت ۹ بجے صبح دفتر قضاء ربوہ میں پہنچ جاویں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

۳۔ چوہدری ظہیر احمد صاحب خالد معرفت کمیشن شاپ بنام علی محسن علی "غلہ منڈی جڑانوالہ ضلع لائلپور نے درخواست دی ہے۔ کہ "امانت خاص" صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں والد صاحب مرحوم چوہدری محمد ابراہیم خان صاحب کی کچھ روپے کی رقم جمع ہے۔ نیز ایک پلاٹ اراضی محلہ دار النصر ربوہ میں ان کے نام ہے۔ والد صاحب چونکہ گزشتہ سال وفات پا گئے ہیں۔ اس لئے مجھے ان دونوں چیزوں میں تصرف کرنے کی اجازت دی جائے۔ کسی وارث کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ایک ماہ تک اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

خدام الاحمدیہ و ہفتہ بقایا جات

اعلانات اور خطوط کے ذریعہ جملہ مجالس کے عہدیداران سے گذارش کی گئی تھی۔ کہ وہ گزشتہ سالوں کے بقایا جات صاف کرنے کے لئے یکم دسمبر سے سات دسمبر تک ہفتہ منائیں۔ امید ہے کہ اس کے مطابق کما حقہ عمل کیا گیا ہوگا۔ لہذا براہ مہربانی اب اس کے نتائج سے فوری طور پر مطلع کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خریداران مصباح کو اطلاع

مصباح ماہ دسمبر ۱۹۵۹ء بروقت بوجہ نیوز پرنٹ نہ ملنے سے شائع نہیں ہو سکا۔ انشاء اللہ یکم جنوری کو دسمبر و جنوری کا مصباح اکٹھا ہی پوسٹ ہوگا۔ دسمبر و جنوری کا مصباح دستر خوان نمبر ہوگا۔ جن خریداروں کی طرف سے رجسٹرڈ ڈاک خرچ وصول ہو چکا ہے۔ ان کو پرچہ بذریعہ رجسٹرڈ پارسل بھیجا جائیگا۔

(مینیجر مصباح)

وظائف برائے غیر ملکی تعلیم

بیس دو سالہ کامن ویلتھ سکالر شپس ۱۹۶۰ء۔ آغاز اکتوبر ۱۹۶۰ء۔ مالیت کافی برائے اخراجات سفر رہائش و تعلیم

شرائط:۔ فرسٹ کلاس گریجوایٹ، رڈ کا یا لڑکی پی ایچ ڈی کو عمر ۳۵ سے کم ۲۲ تا ۲۸ عمر والوں کو ترجیح۔

مجوزہ فارم درخواست۔ وزارت تعلیم (سیکشن دوم) گورنمنٹ پاکستان کراچی سے طلب ہو۔ اس کے ہمراہ تصدیق درباره فرسٹ کلاس گریجوایٹ لازم۔ مکمل درخواست مع واپسی لفافہ ۱۰؍ ۱؍ ۶۰ء تک۔

(پ۔ ٹ ۱۲؍ ۵۹ء)

(ناظر تعلیم)

دعائے مغفرت

میرا لڑکا محمد احسان بعمر ۲۲ سال چند ماہ بیمار رہ کر مورخہ ۲؍ ۱۲؍ ۵۹ء کو فوت ہو گیا ہے۔ احباب مرحوم کی مغفرت بلندی درجات کے لئے دعا کریں

(حکیم محمد رمضان مسیانی ضلع سرگودھا)

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیداران جماعت

آج کل عام طور پر زکوٰۃ کے متعلق بہت غفلت برتی جا رہی ہے حالانکہ زکوٰۃ اسلام کے ان ارکان میں سے ایک رکن ہے جس کے انکار سے ایک مسلمان مسلمان نہیں رہتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ادائیگی زکوٰۃ کا تاکیدی حکم فرمایا۔ قرآن پاک میں بھی جہاں اقامت الصلوٰۃ کا حکم ہے۔ وہاں ایتاء زکوٰۃ کا بھی حکم دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی احباب کی غالب اکثریت اسلام کے اس حکم پر عمل پیرا ہے اور بہت سے دوست بغیر کسی تحریک کے زکوٰۃ کو اپنے فرائض میں سے ایک اہم فرض سمجھ کر باقاعدگی کے ساتھ ادا کر رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

لیکن جہاں تک ہماری معلومات ہیں۔ جماعت میں بعض احباب ایسے موجود ہیں۔ جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ مگر وہ یا تو مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے یا غفلت سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ عہدیداران جماعت سے التماس ہے۔ کہ زکوٰۃ کے متعلق تحریک فرماتے رہا کریں۔ اور جن احباب کے متعلق خیال ہو کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ انہیں اس فرض کی ادائیگی کے لئے خصوصیت سے توجہ دلاتے رہا کریں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

عظیم الشان ثواب

حضور نے فرمایا:۔

تحریک جدید ...... سے سلسلہ کی اشاعت کی ایک عظیم الشان بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ اور جو اس میں حصہ لیں گے۔ ہمیشہ کے لئے عظیم الشان ثواب کے مستحق ہوں گے۔

(الفضل ۱۰؍ نومبر ۱۹۴۹ء)

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ہوتے ہی مخلصین کی طرف سے نقد ادائیگی اور وعدہ جات کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ جن دوستوں نے ابھی تک اپنا یا اپنے عزیزوں کا وعدہ نہ بھجوایا ہو۔ وہ بلا تاخیر اس کار خیر میں حصہ لیں

(مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے ایک ضروری گذارش

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو بجٹ فارم بھجوا دیئے گئے ہیں۔ مگر ابھی تک بہت سی مجالس نے فارم پُر کر کے واپس نہیں بھجوائے۔ ایسی مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ اگر ان کی طرف سے ۲۰؍ دسمبر تک بجٹ فارم موصول نہ ہوئے تو گزشتہ سال کا بجٹ ہی اس سال کے لئے تصور کر لیا جائے گا۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وقار عمل — خدام الاحمدیہ

جس طرح دوسری نیکیوں کے لئے سیج لونا ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی طرح وقار عمل کی صحیح روح بنیادی اینٹ اور ضمانت ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں کامیابی سے ہمکنار ہونے کے لئے چاہے وہ شعبہ دنیا سے تعلق رکھتا ہے یا دین سے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں اپنے آقا کا ایک ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔ جس سے اس کی اہمیت ایک حد تک ذہن نشین ہو سکے گی۔

"جو شخص کام کرتا ہے۔ وہ عزت کا مستحق ہے۔ اور جو کام نہیں کرتا۔ بلکہ نکما رہتا ہے وہ اپنی قوم اور خاندان کے لئے عار اور ننگ کا موجب ہے"

(مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ برادرم محمد امین صاحب آف قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ کے والد صاحب دیر سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ آپ بڑے مخلص بزرگ ہیں۔ احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعا کریں۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ اور بچے بھی بیمار رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد اعظم بی ایس سی۔ بی ٹی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

۲۔ میرے لڑکے عبد المنان کا بازو مشین کے پٹے کی زد میں آگیا۔ جس سے کلائی کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ ہڈیاں ٹھیک کر کے پلاسٹر لگایا ہوا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی التجا ہے۔

(حکیم عبد الرحمٰن شاہ دار الرحمت غربی ربوہ)

۳۔ میرے والد صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز چوہدری غلام فرید صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دھاروال چک نمبر ۳۳ ضلع شیخوپورہ تین ماہ سے بیمار ہیں۔ درخواست دعا ہے۔

(مسعود احمد محافظ خاص قصر خلافت ربوہ ضلع جھنگ)

مغربی پاکستان میں چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن جلد کام شروع کر دیگی

آرڈی نینس کا مسودہ منظوری کیلئے مرکزی حکومت کے پاس بھیج دیا گیا

لاہور ۱۱ دسمبر: مغربی پاکستان میں چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن کے قیام کے لئے آرڈی ننس کا مسودہ تیار اور منظوری کی غرض سے مرکزی حکومت کو پیش کر دیا گیا ہے محکمہ صنعت کے سیکرٹری مسٹر شاد زبان نے اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ منظور شدہ مسودہ ایک ہفتہ تک واپس آ جائے گا

آپ نے یہ امید بھی ظاہر کی کہ آرڈی ننس کے نفاذ کے بعد پندرہ دن کے اندر اندر چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن کام شروع کر دیگی۔ اس کارپوریشن کو ایک خود مختار ادارے کی حیثیت حاصل ہوگی۔ جو صوبائی حکومت کی عام رہنمائی اور کنٹرول میں کام کریگی۔ مرکزی وزارت صنعت مجوزہ کارپوریشن سے اسی طرح اشتراک عمل کریگی جس طرح وہ اس وقت تک کراچی اور مشرقی پاکستان میں قائم شدہ اسی قسم کی کارپوریشنوں سے کر رہی ہے۔ اس کارپوریشن کے ذمے جو فرائض ہوں گے۔ ان میں حسب ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(۱) گھریلو صنعتوں کے لئے قرضوں اور خام مال کی فراہمی (۲) ان کے تیار مال کے لئے فروخت کی سہولتیں فراہم کرنا (۳) ٹیکنیکل قسم کی امداد کا بندوبست کرنا (۴) صنعتی علاقوں کا قیام۔

چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن مختلف علاقوں میں ڈپو قائم کرے گی جو چھوٹی اور گھریلو صنعتوں کے لئے مناسب نرخوں پر درآمدی اور ملکی خام مال فراہم کیا کریں گے وہ چھوٹی صنعتوں کے لئے صرف مشینوں اور خام کی شکل میں قرضے دیا کرے گی۔

البتہ وہ ان کے لئے بنکوں سے قرض حاصل کرنے میں مدد دیا کرے گی۔ کارپوریشن کسی خاص صنعت سے رکھنے والے کاریگروں کو مشورہ دیا کریگی کہ وہ کسی خاص علاقے میں سکونت اختیار کریں۔ اور وہاں وہ صنعتی علاقے قائم کرے گی۔ اس صنعتی علاقے ...... میں کرایہ میں قیمت ادا کرنے کے اصول پر مکانات اور دکانیں فراہم کی جائیں گی۔ اس صنعتی علاقے میں مشترک شوروم اور مشترکہ سہولتوں کا مرکز بھی صنعت کاروں کی امداد کے لئے تیار کیا جائے گا۔

کشمیر کے متعلق وزیراعظم ایران کا بیان

تہران ۱۱ دسمبر: ڈاکٹر منوچہر اقبال وزیراعظم ایران نے نمائندہ پاکستان پریس ایسوسی ایشن کی خاص ملاقات میں کہا ایران کی دلی خواہش یہ ہے کہ پاکستان اور بھارت کشمیر کے بارے میں کوئی پرامن فیصلہ کر لیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس سلسلے میں دونوں ملکوں کی بات چیت کامیاب ہو۔ اور دونوں ملک امن سے رہیں۔ جب آپ سے پختونستان کے پاکھنڈ سے متعلق افغانستان کے پروپیگنڈے اور افغانستان میں روس کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے جواب دیا کہ میں نے اس سلسلے میں صرف اخباروں کی خبریں پڑھی ہیں۔ لہٰذا صحیح پوزیشن پر روشنی نہیں ڈال سکتا۔ جب آپ سے ایران اور عراق کے اختلافات کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا۔ کہ ایرانی پارلیمنٹ میں ایک رکن کی طرف سے اسی مفہوم کے سوال کا نوٹس دیا گیا ہے۔ وزیر خارجہ غالباً چند دن تک اس کا جواب دیں گے۔

وزیراعظم ایران کی توجہ اس مفہوم کی اطلاعات کی جانب مبذول کرائی گئی کہ ماضی میں پاکستانیوں کو ایران میں کام کرنے کے پرمٹوں اور رہائشی پرمٹوں کے حصول میں بڑی مشکلات پیش آ رہی ہیں۔

آپ نے جواب دیا کہ آئندہ کسی پاکستانی کو اس قسم کی مشکل پیش نہیں آنے دی جائیگی۔ آپ نے کہا ایران پاکستانیوں کے لئے اپنے ملک کی حیثیت رکھتا ہے ایرانی اور پاکستانی دو بھائی ہیں جس طرح ایرانیوں کو پاکستان میں سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں۔ ایران میں بھی پاکستانیوں کے لئے ویسی ہی سہولتیں فراہم کی جائیں گی ....

.... آپ نے تجویز کیا کہ دونوں ملکوں میں خیرسگالی کے وفدوں کا تبادلہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ انہیں اور بھی قریب لایا جائے آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا میں اکیس دسمبر کو کراچی پہنچ رہا ہوں گا۔ اور تئیس دسمبر کو پنجاب یونیورسٹی مجھے اعزازی ڈگری عطا کرے گی۔

آئس لینڈ سے امریکی فوج کی واپسی

واشنگٹن ۱۱ دسمبر: وزارت دفاع نے اعلان کیا ہے کہ آئس لینڈ میں متعین امریکی فوج کے قریب" بارہ سو جوان واپس بلائے جائیں گے۔ اس کے بعد ہوائی اور سمندری فوج کے قریباً چار ہزار آٹھ سو جوان وہاں باقی رہ جائیں گے۔

جنوبی افریقہ سے سیاسی کمیٹی کی اپیل

نیو یارک ۱۱ دسمبر: جنرل اسمبلی کی خاص سیاسی کمیٹی نے آج جنوبی افریقہ سے پھر یہ اپیل کی کہ وہ اپنے ہاں پاکستانی اور ہندوستانی نژاد لوگوں سے سلوک کے مسئلہ پر پاکستان اور ہندوستان سے گفت و شنید شروع کرے اس سلسلہ میں ایک قرارداد نو کے مقابلہ میں ۵۸ ووٹوں سے منظور کر لی گئی۔ دس ارکان کمیٹی غیر جانبدار رہے

تخفیف کی زد میں آئے ہوئے عملے کی بحالی

کراچی ۱۱ دسمبر مرکزی سیکرٹریٹ میں سیکشن افسروں کی سکیم نافذ کرنے کے بعد آٹھ سو سرکاری ملازم تخفیف کی زد میں آ گئے تھے۔ اطلاع ملی ہے کہ تیس نومبر ۱۹۵۹ تک ان میں سے چھ سو کو مختلف محکموں میں مقرر کر دیا گیا ہے

صدر ایوب مغربی پاکستان کے سات روزہ دورے پر روانہ ہو رہے ہیں

بنیادی جمہوریتوں کو متعارف کرانے کے لئے عوام سے خطاب کریں گے

کراچی ۱۱ دسمبر۔ صدر مملکت پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں مغربی پاکستان کے سات روزہ دورے پر روانہ ہو رہے ہیں صدر ایوب بنیادی جمہوریتوں کے سلسلہ میں عوام سے خطاب کریں گے۔

ایک خاص ریل گاڑی پاک جمہوریہ صدر مملکت کو لے کر ۱۳ دسمبر کو روانہ ہو رہی ہے۔ یہ گاڑی ۱۶ دسمبر کو جیکب آباد اور سکھر پہنچے گی۔ ۱۷ دسمبر کو بہاولپور اور ملتان۔ صدر مملکت اٹھارہ دسمبر کو اس ریل گاڑی پر لیہ اور میانوالی پہنچیں گے ۱۹ دسمبر کو سرگودھا، چنیوٹ اور قلعہ شیخوپورہ۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں ۲۰ دسمبر کو گوجرانوالہ اور گجرات جائیں گے ۲۱ دسمبر کو کیمبلپور اور پشاور میں۔ صدر ایوب کا دورہ ختم ہوگا۔

بھارت کے لئے امریکی امداد

نئی دہلی ۱۱ دسمبر باخبر ذرائع نے یہ توقع ظاہر کی ہے۔ کہ صدر آئزن ہاور پنڈت نہرو کو چین کے حملہ کی صورت میں بھارت کی مکمل امداد کا یقین دلائیں گے پنڈت نہرو سے صدر امریکہ کی بات چیت شروع ہو گئی خیال ہے کہ صدر آئزن ہاور بھارت کے تیسرے پنجسالہ منصوبہ کے لئے بڑے وسیع پیمانہ پر اقتصادی امداد مہیا کرنے کا وعدہ بھی کریں گے

سردار محمد ابراہیم خاں رہا کر دیئے گئے

مارشل لاء کے تحت مقدمہ نہیں چلایا جائیگا

راولپنڈی ۱۲ دسمبر۔ آزاد کشمیر کے سابق صدر سردار محمد ابراہیم خاں کل سنٹرل جیل راولپنڈی سے رہا کر دیئے گئے۔ انہیں ۱۳ نومبر کو مارشل لاء کے ضابطہ ۲۴ کے تحت گرفتار کیا گیا تھا۔ ان پر آزاد کشمیر کے بعض پولیس افسروں کے نام قابل اعتراض خطوط لکھنے کا الزام تھا۔

سرکاری حلقوں سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا ہے کہ حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کے خلاف مارشل لاء کے تحت کارروائی نہ کی جائے تاہم خیال ہے کہ ابھی اس سوال پر غور کیا جا رہا ہے کہ ان کے خلاف عام قوانین کے تحت کارروائی کی جائے یا نہیں۔

نظربندی کے دوران میں سردار ابراہیم کو "اے" کلاس دی گئی تھی۔ رہائی کے بعد جب وہ جیل سے نکلے تو مقامی وکلا اور متعدد کشمیری کارکنوں نے ان کا استقبال کیا۔ اپنی رہائی کے دو گھنٹے بعد پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے نمائندے سے گفتگو کرتے ہوئے سردار ابراہیم نے کہا۔ "اپنی گرفتاری سے قبل مجھے مارشل لاء کے حکام پر بہت زیادہ اعتماد تھا۔ آج یہ اعتماد قوی تر ہو گیا ہے۔ جب میرا معاملہ مارشل لاء کے حکام کو بھیجا گیا تو مجھے قریب قریب یقین تھا کہ مجھے بہت جلد رہا کر دیا جائے گا۔ آپ دیکھتے ہیں کہ آج میں آزاد ہوں۔

سردار ابراہیم نے جیل کے حکام کے حسن سلوک کا خاص طور پر ذکر کیا اور کہا کہ وہ میرے ساتھ حد سے زیادہ تپاک سے پیش آتے تھے۔ اور ان کا سلوک دیکھ کر مجھے یقین نہیں آتا تھا کہ میں جیل میں ہوں۔ انہوں نے پرعزم لہجے میں کہا "میرے عقیدے میں کبھی تزلزل نہیں پیدا ہو سکتا۔ نہ اپنے کشمیری بھائیوں کے متعلق میرے احساسات تبدیل ہو سکتے ہیں۔ میں ہمیشہ مقبوضہ کشمیر کی آزادی اور پاکستان کے ساتھ کشمیر کے الحاق کے لئے جدوجہد کرتا رہوں گا کیونکہ مجھے یقین ہے کہ ان کے لئے یہی بہترین صورت ہے"۔

ایران نے عراق کا مطالبہ مسترد کر دیا

تہران ۱۲ دسمبر۔ آقائے عباس آرام وزیر خارجہ ایران نے کل پارلیمنٹ میں کہا۔ عراق نے تیل کی بندرگاہ آبادان کے قریب واقع تین مربع میل علاقے کا جو مطالبہ کیا ہے۔ حکومت ایران نے اسے مسترد کر دیا ہے یاد رہے عبدالکریم قاسم وزیر اعظم عراق نے ۲ دسمبر کو ایک پریس کانفرنس میں کہا تھا کہ عراق نے ۱۹۳۷ء میں تین مربع میل علاقہ دباؤ کے تحت ایران کو دیا تھا اب یہ علاقہ عراق کو واپس مل جانا چاہیئے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان اصولوں پر عمل کر کے تمام دنیا کو حیران کر دیا۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آنحضرت صلعم کے بعد اسی تعلیم پر عمل کیا جس کی نظیر عالمی تاریخ میں ڈھونڈنا عبث ہے۔

یہ تعلیم بظاہر دنیا کے نقطۂ نظر سے مسلمانوں کے لئے کتنی گھاٹے کی تعلیم ہے ہم یہاں ان تمام آیات کا خلاصہ بھی پیش نہیں کر سکتے جن کی بناء پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس تعلیم کو مختصر الفاظ میں پیش کیا ہے۔ ہم دیباچہ تفسیر القرآن سے یہ سارا مضمون الفضل میں کسی دوسری جگہ نقل کر رہے ہیں۔ غرض یہ اسلامی تعلیم محض فرضی اور خیالی تعلیم نہیں ہے بلکہ صدر اول اور بعد میں بھی اس تعلیم کو عمل کی کسوٹی پر مسلمانوں نے کس کر ثابت کیا ہے کہ اس سے بہتر تو کیا اس کے پاسنگ بھی کوئی انسانی جنگی تعلیم جو بنی نوع انسان سے ہمدردی پر مبنی ہو کبھی پیش نہیں کی گئی اس پر عمل تو ابھی دور کی بات ہے۔

یقیناً بظاہر یہ تعلیم دنیاوی نقطۂ نظر سے سخت گھاٹے والی تعلیم ہے اس کے باوجود صدر اول میں دشمنوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی تعداد نسبتاً نہایت کم ہونے کے مسلمان حیرت انگیز طور پر عمل کر کے فتحیاب ہوتے رہے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ یہ کامیابی اس وجہ سے ہوتی رہی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے احسان خاص سے

۴۔ مسلمانوں کے دلوں میں باہمی محبت ڈال دی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فدائیت کا جذبہ رکھ دیا تھا۔ اللہ تعالےٰ کے اس احسان کی وجہ سے مسلمان جس میدان میں قدم رکھتے تھے۔ فتح و نصرت ان کا ساتھ دیتی تھی۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴